منتخب آیاتِ قرآنی اور ان کی مختصر تفسیر پر مشتمل تالیف

آیاتِ قرآنی کے انوار

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔
فون: 4921389-95/4126999 فیکس: 4125858
Web:www.dawateislami.net, Email:maktaba@dawateislami.net

منتخب آیاتِ قرانی اور ان کی مختصر تفسیر پر مشتمل تالیف

آیاتِ قرآنی کے انوار

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : آیاتِ قرآنی کے انوار

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : جمادی الاُولیٰ ۱۴۲۸ھ بمطابق جون ۲۰۰۷ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”آیاتِ قرآنی کے انوار“ کے 16 حُروف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی ”16 نیّتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج٦، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۳﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۴﴾ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کروں گا۔ ﴿۱۵﴾ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا کارڈ بھی جمع کروایا کروں گا۔ ﴿۱۶﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

المدينة العلمية

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحۡسَانِہٖ وَ بِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے دنیا میں انبیاء ورُسل علیہم السلام مَبعوث فرمائے اور سب سے آخر میں نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ہادی بنا کر بھیجا۔ جس طرح ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تمام انبیاء میں **افضل** ہیں یونہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب ''قرآنِ مجید'' بھی تمام کُتُبِ سَماوِیہ میں افضل ہے۔ یہ کتاب بندوں کی ہدایت کا سرچشمہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ** ترجمہ کنز الایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۸)

اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی 30 سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کررہی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں مَثَلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلبہ کو **میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لئے **''مجلس برائے شعبہ تعلیم''** کے تحت مَدَنی کام ہورہا ہے۔ بے شُمار طُلَباء سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بھی بنتے رہتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَل مُتَعَدَّد** دنیوی علوم کے دلدادہ بےعمل طلبہ، نَمازی اور سُنّتوں کے عادی ہو گئے۔ اسکول، کالج اور

یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور دیگر عملے کو ضَروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد ''**فیضانِ قرآن وحدیث کورس**'' بھی شروع کیا گیا ہے، اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''**آیاتِ قرآنی کے انوار**'' کو بالخصوص اسی کورس کیلئے ترتیب دیا گیا ہے لیکن دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی اس کا مطالعہ یقیناً مفید ہے۔

اس کتاب کا اُسلوب کچھ یوں ہے:

(۱) مختلف موضوعات پر تیس آیات قرآنیہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(۲) ترجمہ قرآن کیلئے اردو تراجم میں سے درست ترین ترجمہ یعنی امام اہلسنت مجدددین وملت حضرت مولانا **الشاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمہ ''**کنز الایمان**'' کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(۳) آیت کی تفسیر ''**نور العرفان**'' از مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور ''خزائن العرفان'' از صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے لی گئی ہے۔ اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ اِصلاحی کُتُب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

﴿1﴾ نیکی کی دعوت کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (پ۴، اٰل عمران:۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان:

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں (۱) جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو (۲) اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیر:

(۱) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔ بنی اسرائیل کا عالمین سے افضل ہونا اس وقت ہی تھا۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے جیسا کہ کُنْتُمْ سے معلوم ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت تمام عالم کی استاذ ہے۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان مبلغ ہونا چاہئے۔ جو مسئلہ معلوم ہو دوسرے کو بتائے اور خود اس کی اپنے عمل سے تبلیغ کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کا ماننا اللہ کا ماننا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا منکر رب عزوجل کا منکر ہے۔ اس لیے فرمایا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿2﴾ نماز کی اہمیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

(پ۱، البقرة:۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان:

اور نماز قائم رکھو(۱) اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔(۲)

تفسیر:

(۱) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نماز زکوۃ سے افضل اور مقدم ہے۔ دوسرا یہ کہ نماز پڑھنا کمال نہیں نماز قائم کرنا کمال ہے۔ تیسرا یہ کہ انسان کو جانی، مالی ہر قسم کی نیکی کرنی چاہئے۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ جماعت سے نماز پڑھنا بہت بہتر ہے۔ اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ رکوع میں شامل ہو جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔ جماعت کی نماز میں اگر ایک کی قبول ہو جائے تو سب کی قبول ہو جاتی ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿3﴾ علم دین کی اہمیت

اللّٰہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۟ (پ۲۳، الزمر:۹)

ترجمۂ کنز الایمان:

کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں (۱) سجود میں اور قیام میں۔ آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے۔ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں (۲) جو عقل والے ہیں (۳)۔

تفسیر:

(۱) اس سے نمازِ تہجد کی افضلیت معلوم ہوئی یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں قیام اور سجدہ اعلیٰ درجہ کے رکن ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازی اور پرہیز گار کو رب عزوجل سے خوف ضرور چاہیے۔ اپنی عبادت پر نازاں نہ ہو، ڈرتا رہے (شانِ نزول) یہ آیتِ کریمہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔ بعض نے فرمایا کہ عثمانِ غنی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے حق میں نازل ہوئی جو نمازِ تہجد کے بہت پابند تھے۔ اور اس وقت اپنے کسی خادم کو بیدار نہ کرتے تھے۔ سب کام اپنے دستِ مبارک سے سرانجام دیتے تھے۔

(۲) معلوم ہوا کہ عابد سے عالمِ دین افضل ہے، ملائکہ عابد تھے اور آدم علیہ السلام عالم۔ عابدوں کو عالم کے سامنے جھکایا گیا، یہاں مطلقاً ارشاد ہوا کہ عالم غیرِ عالم سے افضل ہے، غیرِ عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد، بہرحال اس سے عالم افضل ہے۔ خیال رہے کہ عالم سے مراد عالم دین ہیں۔ انہیں کے فضائل قرآن و حدیث میں وارد ہوئے۔ اسی لئے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام ازواج مطہرات بلکہ تمام جہان کی بیبیوں سے افضل ہیں کہ بڑی عالمہ ہیں۔

(۳) اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ عاقل وہی ہے جو انبیاء کی تعلیم سے فائدہ اٹھائے جو علم و عقل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے قدم شریف پر نہ جھکائے وہ جہالت اور بیوقوفی ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

4 تبرکات کے فضائل

اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے قول کو حکایۃً بیان فرماتا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ (پ۱۳، یوسف:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان:

میرا یہ کُرتا لے جاؤ(۱) اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی(۲) اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ۔

تفسیر:

(۱) ظاہر یہ ہے کہ اس قمیص سے مراد وہی کرتہ ہے جو آپ اس وقت پہنے ہوئے تھے، اور اس اضافت سے معلوم ہوتا ہے کہ کرتے میں اس لیے شفاء امراض کی تاثیر پیدا ہوئی، کہ اسے میرے جسم سے مس ہو گیا۔ مفسرین فرماتے ہیں یہ قمیص ابراہیم علیہ السلام کی تھی جو منتقل ہوتی ہوئی آپ تک پہنچی تھی۔

(۲) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ یعقوب علیہ السلام روتے روتے نابینا ہو چکے تھے، ورنہ اب آنکھیں کھل جانے اور ان کے انکھیارا ہو جانے کی کیا وجہ۔ دوسرا یہ کہ بزرگوں کے تبرکات، ان کے جسم کی چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافع بلا مشکل کشا ہوتی ہیں، تو خود وہ حضرات یقیناً دافع بلا و مشکل کشا ہیں۔ رب تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا تھا، اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ

وَّشَـــرَابٌ ۝ (پ۲۳۔ص:۴۲) اپنا پاؤں زمین پر رگڑو، اس سے پانی کا چشمہ پھوٹے گا، اسے پیو اور غسل کرو، شفا ہوگی، مدینہ پاک کی مٹی خاکِ شفا ہے کہ اسے حضور کے قدم سے مس نصیب ہوا۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿5﴾ حقوقِ والدین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ وَ اِنۡ جَاہَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡہُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ

(پ۲۰، العنکبوت: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی (۱) اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی (۲) اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا اسے جس کا تجھے علم نہیں (۳) تو تُو ان کا کہا نہ مان (۴) میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے (۵)۔

تفسیر:

(۱) یہ آیت حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ اپنی والدہ کے بڑے فرمابردار تھے۔ جب ایمان لائے تو ان کی ماں نے کہا کہ اسلام چھوڑ دو ورنہ میں کھاؤں گی، نہ پیؤں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی، سوکھ کر مرجاؤں گی اور میرے خون کا وبال تجھ پر ہوگا۔ یہ کہہ کر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا دھوپ میں بیٹھ گئی، چوبیس گھنٹے اسی حال میں رہی اور بہت ضعیف ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ماں اگر تیری سو 100 جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے سب قربان ہوجائیں تو بھی میں ایمان نہ چھوڑوں گا۔ جب ماں مایوس ہوگئی تو اس نے کھانا

پینا شروع کردیا۔اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ اتری۔

(۲) معلوم ہوا کہ ماں باپ کا مادری پدری حق ضرور ادا کرے اگرچہ وہ کافر ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حقِ فرزندی ہرقوم میں مانا گیا۔اس لئے وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ فرمایا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ احکامِ شرعی کے مقابلے میں کسی قرابت دار کا کوئی حق نہیں جیسا کہ آیت سے معلوم ہورہا ہے۔لہٰذا ماں باپ کے کہنے پر شرعی احکام نماز وغیرہ نہ چھوڑے۔

(۳) شرک سے مراد مطلقاً کفر ہے۔یعنی ماں باپ کے کہنے سے کفر نہ کرو، جب کفر میں ماں باپ کی بھی اطاعت نہیں تو کسی دوسرے کا ذکر کیا۔

(۴) ماں باپ کے کہنے سے ایمان نہ چھوڑے نہ فرض عبادت۔نفل عبادت ماں کے منع پر چھوڑے۔حجِ نفل کے لئے سفر بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہیں کرسکتا۔اس سے معلوم ہوا کہ ایمان میں تقلید جائز نہیں۔

(۵) یہ آیت پچھلی آیت کی دلیل ہے کہ چونکہ تمہیں رب عزوجل کی طرف ہی رجوع کرنا ہے لہٰذا تمہیں لازم ہے کہ کسی کو راضی کرنے کے لئے اسے ناراض نہ کر لو۔(تفسیر نور العرفان)

﴿6﴾ سلام کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا O (پ۵،النسآء:۸۶)

ترجمہ کنزالایمان:

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو[۱] بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے[۲]۔

تفسیر:

(۱) معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے۔ لطیفہ: بعض سنتوں کا ثواب فرض سے زیادہ ہے سلام سنت ہے اور جوابِ سلام فرض ہے۔ مگر ثواب سلام کرنے کا زیادہ ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ سے ہمارے سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ ہر نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا جاتا ہے اور جواب دینا فرض ہے۔ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع۔ جیسے سونے والا یا استنجا کرنے والا وغیرہ۔ السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر جواب ہے اور صرف وعلیکم السلام کہنا ردِ جواب ہے۔ پہلا بِاَحْسَنَ مِنْهَا سے مراد ہے اور دوسرا رُدُّوْهَا سے مراد ہے۔ اچھا جواب دینا بہتر ہے۔ ردِ سلام فرض لہٰذا فَحَیُّوْا امر استحبابی اور رُدُّوْهَا امر وجوب کیلئے۔

(۲) سلام کے مسائل فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ کریں یہاں چند مسائل عرض کئے جاتے ہیں۔کافر، مرتد، مشرک کو سلام کرنا حرام ہے کہ وہ بد دعا کے مستحق ہیں اور سلام میں دعا۔ جو سلام نہ سنے یا جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے۔جیسے سونے والا یا نماز پڑھنے یا استنجا کرنے والا۔جو مسلمان فسق و فجور کر رہا ہو اسے سلام کرنا مکروہ ہے جیسے جوگا بجا رہا ہو، تاش، شطرنج کھیل رہا ہو۔گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے بیوی بچوں کو سلام کرو۔سنت یہ ہے کہ کھڑا بیٹھے کو اور سوار پیدل کو سلام کرے۔خالی گھر میں جاؤ تو یوں سلام کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۔کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ انور ہر امتی کے گھر میں جلوہ گر ہوتی ہے(حاضر وناظر)۔اجنبی جوان عورتوں کو سلام نہ کرو کہ اس میں فتنہ کا خوف ہے۔(تفسیر نور العرفان)

﴿7﴾ استعانت بعد وفات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ(پ۳،اٰل عمرٰن:۸۱)

ترجمہ کنزالایمان:

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا(۱) جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس (۲) وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے (۳) تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا (۴) اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔(۵)

تفسیر:

(۱) از حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب سے یہ عہد لیا گیا اور اسی عہد کے ذریعہ ان کی امتوں سے بھی عہد ہو گیا کیونکہ امت پیغمبر کے تابع ہوتی ہے، امام کا معاہدہ ساری قوم کا معاہدہ ہے۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اگلوں پچھلوں سب کے پاس تشریف لائے اور سارے اگلے پچھلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رب نے عالمین کی رحمت، نذیر، بشیر اور نبی بنایا۔ اور اگلے لوگ بھی عالمین میں داخل ہیں۔ اس لئے سارے نبیوں نے شبِ معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور نماز بھی نمازِ محمدی پڑھی، نماز عیسوی یا

موسوی نہ پڑھی۔

(۳)اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ یہ عہد صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے لیا گیا کیونکہ تمام کتب اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق سب سے آخری نبی ہی کرسکتا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں، دوسرا یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی، کوئی کتاب نہیں آسکتی، کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صرف مُصَدِّق ہیں کسی نبی کے مُبَشِّر نہیں،تصدیق پچھلوں کی ہوتی ہے اور بشارت اگلوں کی۔

(۴) اگرچہ سارے نبی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس دن ہی ایمان لاچکے تھے مگر وہ ایمان فطری تھا ایمان شرعی دنیا میں آکر اختیار کیا جاتا ہے یہ ہی شرعی ایمان ثواب و جزا کا ذریعہ ہے، جیسے سارے انسان میثاق کے دن اللہ پر ایمان لاچکے تھے مگر اس ایمان کی وجہ سے سب کو مومن نہ کہا جائے گا ورنہ سارے کافر مومن ہوں گے۔ یہاں ایمان سے شرعی ایمان مراد ہے۔

(۵)اس سے معلوم ہوا کہ صالحین بعد وفات بھی مدد کرتے ہیں کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام سے دینِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد کا عہد لیا گیا۔ حالانکہ رب عزوجل جانتا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ حضرات وفات پاچکے ہوں گے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدد کی اس طرح کہ شبِ معراج پچاس نمازوں کی پانچ کرادیں،اس طرح اب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد اپنی امت پر برابر جاری ہے اگر ان کی مدد نہ ہو تو ہم کوئی نیکی نہیں کرسکتے۔(تفسیر نور العرفان)

﴿8﴾ زنا کی حرمت کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿پ۱۵، بنی اسرآءیل:۳۲﴾

ترجمہ کنزالایمان:

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ(۱) بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔(۲)

تفسیر:

(۱) یعنی زنا کے اسباب سے بھی بچو، لہٰذا بدنظری، غیرعورت سے خلوت عورت کی بے پردگی وغیرہ سب ہی حرام ہیں بخار روکنے کیلئے نزلہ روکو طاعون سے بچنے کیلئے چوہوں کو ہلاک کرو، پردہ کی فرضیت، گانے باجے کی حرمت، نگاہ نیچی رکھنے کا حکم یہ سب زنا سے روکنے کیلئے ہے۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ زنا قتل سے بڑا جرم ہے، کیونکہ قتل کی سزا قتل ہے مگر زنا کی سزا سنگسار کرنا، کیونکہ زنا گناہ بھی ہے اور بے حیائی بھی، اور نسل انسانی کا خراب کرنا بھی۔ (تفسیر نورالعرفان)

﴿9﴾ زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۝ (پ۱۸، المؤمنون:۴)

ترجمہ کنزالایمان:

اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ (۱)

تفسیر:

(۱) یعنی ہمیشہ زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿10﴾ زوجہ سے نیک سلوک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ (پ۴، النسآء:۱۹)

ترجمہ کنزالایمان:

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے (۱)۔

تفسیر:

(۱) یعنی بدخلق یا بدصورت بیوی کو طلاق دینے میں جلدی نہ کرو ممکن ہے کہ رب تعالیٰ اسی بیوی سے ایسی لائق اولاد دے جس میں تمہارے لئے بہت خیر ہو جائے۔ (تفسیر نور العرفان)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿11﴾ بیعت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ (پ۱۵، بنی اسرآءیل:۷۱)

ترجمہ کنزالایمان:

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے (۱) تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے (۲) اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا۔

تفسیر:

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے، شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو، اگر کوئی صالح امام نہ ہوگا، تو اس کا امام شیطان ہوگا اس آیت میں تقلید اور بیعت، مریدی سب کا ثبوت ہے۔

(۲) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ قیامت میں کوئی بے پڑھا نہ ہوگا سب لوگ تحریر پڑھ لیا کریں گے اگرچہ دنیا میں بعض لوگ جاہل بھی تھے دوسرا یہ کہ تمام لوگوں کی زبان اس دن عربی ہوگی، کیونکہ نامہ اعمال کی تحریر عربی زبان میں ہے۔ لیکن کسی کو ترجمہ کرانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ حساب قبر بھی عربی میں ہوگا۔

(تفسیر نورالعرفان)

﴿12﴾ یادگار منانا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (پ۱۱، یونس:۵۸)

ترجمہ کنزالایمان:

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت (۱) اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں (۲) وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (۳)

تفسیر:

(۱) بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ کا فضل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور اللہ کی رحمت قرآنِ کریم۔ رب فرماتا ہے۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (پ۵، النسآء:۱۱۳) اور بعض نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ رب فرماتا ہے، وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ۱۷، الانبیاء:۱۰۷)۔

(۲) معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے نزول کے مہینے یعنی رمضان میں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے مہینے یعنی ربیع الاوّل میں خوشی منانا عبادات کرنا بہتر ہے، کیونکہ رب کی رحمت ملنے پر خوشی کرنی چاہیے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو رب کی بڑی اعلیٰ نعمت ہیں، یہ خوشی رب کی نعمتوں کا شکریہ ہے۔

(۳) یعنی یہ خوشی منانا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے کیونکہ یہ خوشی عبادت ہے جسکا ثواب بے حساب ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿13﴾ عذاب قبر برحق ھے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ج وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۝ (پ۲۴، المؤمن:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان:

آگ جس پر صبح وشام پیش کیئے جاتے ہیں (۱) اور جس دن قیامت قائم ہو گی حکم ہوگا (۲) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔ (۳)

تفسیر:

(۱) اس طرح کہ ان کی قبروں میں دوزخ کی گرمی تو ہر وقت ہی رہتی ہے مگر آگ کی پیشی صبح وشام ہوتی رہے گی قیامت تک۔ قبر سے مراد عالمِ برزخ ہے اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عذابِ قبر برحق ہے، دوسرے یہ کہ عذابِ قبر جہنم میں داخل ہوکر نہ ہوگا بلکہ دور سے دوزخ کی گرمی پہنچا کر۔ تیسرے یہ کہ حسابِ قبر صرف ایمان کا ہے اور حسابِ قیامت ایمان واعمال دونوں کی جانچ ہے اس لئے کہ اس آیت میں آل فرعون کے لئے دو عذابوں کا ذکر ہوا جہنم کی آگ پر پیش ہونا قیامت سے پہلے پھر قیامت میں دوزخ میں داخلہ ہونا۔

(۲) اس دن عذاب کے فرشتوں کو علانیہ۔

(۳) اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے عذاب مختلف ہوں گے سخت کافروں کا عذاب بھی سخت ہے ہلکے کافروں کا عذاب بھی ہلکا جیسا کہ اشد سے معلوم ہوا۔

(تفسیر نور العرفان)

﴿14﴾ تقلید آئمہ ضروری ہے

اللّٰہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

(پ۵،النسآء:۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا(۱) اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے (۲) ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

تفسیر:

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ جس کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اس پر احکام شرعیہ لازم نہیں، صرف عقیدہ توحید کافی ہے کیونکہ اس نے رسول علیہ السلام کی مخالفت نہ کی نیز جو بے علمی میں گناہ کر بیٹھے اس پر مخالفت رسول کا گناہ نہ ہوگا۔ مخالفت رسول جب ہے کہ دیدہ دانستہ حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے۔ یہ بھی خیال رہے کہ مخالفت رسول فی العقیدہ کفر ہے اور فی العمل فسق۔

(۲) معلوم ہوا کہ تقلید ضروری ہے کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے۔ اسی طرح ختم فاتحہ، محفل میلاد، عرسِ بزرگان عامۃ المسلمین کے عمل ہیں اور مسلمان انہیں اچھا سمجھ کر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے۔ رب فرماتا ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً

وَّسَطًا لِّتَکُوۡنُوۡا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ (پ۲،البقرۃ:۱۴۳) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اور فرمایا: مَارَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَناً فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ۔ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿15﴾ سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (پ۳، البقرۃ:۲۷۵)

ترجمہ کنزالایمان:

اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود (۱) تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا (۲) اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے (۳) اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ (۴)

تفسیر:

(۱) قرض پر جو نفع لیا جائے وہ سود ہے، ایسے ہی متحد الجنس کو زیادتی سے فروخت کیا جائے وہ سود ہے، جیسے سیر گندم سوا سیر کے عوض بیچنا۔ سود کی بہت سی صورتیں ہیں جو فقہ میں مذکور ہیں۔

(۲) اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ جو شخص حرمتِ سود کے بعد بھی سود لیتا رہا وہ گزشتہ لئے ہوئے سود کا بھی مجرم ہوگا۔ حلتِ سود کے زمانے کا سود اس کیلئے قابلِ معافی ہوگا جو اب سود سے باز آجائے۔

(۳) جب چاہے جو چاہے جس پر چاہے حرام فرما دے اس پر اعتراض نہیں۔ ہاں اس کے احکام کی حکمتیں سوچنا منع نہیں بلکہ ثواب ہے۔

(۴) اگر سود کو حلال جان کر لیا تو کافر ہوا وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا اور اگر حرام جان کر لیا تو فاسق ہوا بہت عرصہ دوزخ میں رہے گا۔

(تفسیر نور العرفان)

﴿16﴾ فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِيَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِي الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ (پ۱۰، التوبۃ: ۴۰)

ترجمہ کنزالایمان:

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے (۱) جب اپنے یار سے (۲) فرماتے تھے (۳) غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (۴) تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا (۵)۔

تفسیر:

(۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت صدیق جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے یارِ غار ہیں۔ لفظ یارِ غار اس آیت سے حاصل ہوا۔ آج بھی دلی دوست اور باوفا یار کو یارِ غار کہا جاتا ہے۔

(۲) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت قطعی ایمانِ قرآنی ہے لہٰذا اس کا انکار کفر ہے۔ دوسرا یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے بڑا ہے کہ انہیں رب عزوجل

نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی فرمایا۔اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے مصلےٰ پر امام بنایا۔آپ چار پشت کے صحابی ہیں۔ والدین بھی ،خود بھی ،ساری اولاد بھی،اولاد کی اولاد بھی صحابی۔جیسے یوسف علیہ السلام چار پشت کے نبی۔یہ آپ کی خصوصیت ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہے۔رب تعالیٰ انہیں دوسرا بنا چکا پھر انہیں تیسرا یا چوتھا کرنے والا کون ہے ۔ وہ تو قبر میں بھی دوسرے ہیں حشر میں بھی دوسرے ہوں گے۔

(۳) مجھ پر غم نہ کھاؤ کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت اپنا غم نہ تھا خود تو سانپ سے کٹوا چکے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو چکے تھے اگر اپنا غم ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کندھے پر اٹھا کر گیارہ میل پہاڑ کی بلندی پر نہ چڑھتے اکیلے غار میں اندھیرے میں داخل نہ ہوتے،سانپ سے نہ کٹواتے۔ان کا یہ غم بھی عبادت تھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تسکین دینا بھی عبادت ۔چنانچہ رب تعالیٰ نے ان دونوں ہستیوں کو مکڑی کے جالے اور کبوتری کے انڈوں کے ذریعے بچایا۔

(۴) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ (پ۱۹، الشعرآء:۶۲) میرے ساتھ میرا رب ہے یعنی تمہارے ساتھ رب نہیں میرے ساتھ ہے۔مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے یعنی میرے ساتھ بھی ہے اور تمہارے ساتھ بھی۔جس کے ساتھ رب ہو وہ کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ عزوجل ہمیشہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور رہا جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔

(۵) معلوم ہوا کہ سکینہ کا نزول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا کیونکہ اس وقت بے چینی انہی کو تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قلبِ مبارک تو پہلے ہی سے چین میں تھا۔ نیز اس سے قریب میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی ذکر ہوا **لصاحبه** اور ضمیر حتی الامکان قریب کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ کافر غار کے منہ پر آ گئے۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر مطلع ہو گئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دُکھ دیں گے۔ (تفسیر نور العرفان)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿17﴾ راہ خدا عزوجل میں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○ (پ۴، اٰل عمران: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان:

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے (۱) جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو (۲) اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے (۳)۔

تفسیر:

(۱) بھلائی سے مراد تقویٰ اور اطاعتِ الٰہی ہے۔ یا اس کی نعمتیں ہیں تو پانے سے مراد اوّلاً پانا ہے۔

(۲) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا مال خیرات نہ کرے۔ کچھ خیرات کرے کچھ اپنے خرچ کے لئے رکھے۔ اسلئے مما فرمایا۔ دوسرا یہ کہ ہر مال میں سے خرچ کرے اس لئے ما کو عام رکھا گیا۔ تیسرا یہ کہ صرف فرض پر کفایت نہ کرے بلکہ صدقہ نفلی بھی دیا کرے اسلئے تُنْفِقُوْنَ کو عام رکھا گیا۔ چوتھا یہ کہ اپنی پیاری چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر خیرات کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ان بوریوں کی قیمت ہی کیوں نہ خیرات فرما دیں۔ تو فرمایا کہ، مجھے شکر مرغوب ہے اور یہ آیتِ کریمہ

تلاوت کی۔ پانچواں یہ کہ خیرات کی قبولیت اخلاص پر موقوف ہے زیادتی اور کمی پر موقوف نہیں۔

(۳) یعنی رب عزوجل یہ بھی جانتا ہے کہ تم نے کیا مال خرچ کیا۔اور یہ بھی جانتا ہے کہ کس نیت سے خرچ کیا۔لہٰذا اخلاص سے خیرات کرو۔اچھے مال کا ذکر تو پہلے فرمایا، اچھی نیت کا ذکر یہاں ہوا۔(تفسیر نور العرفان)

﴿18﴾ فضیلت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ (پ۲، البقرۃ:۱۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان:

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا(۱) وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے(۲) تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا اور اب ان سے صحبت کرو(۳)۔

تفسیر:

(۱) یہ حلتِ قطعی ہے جس کا انکار کفر ہے کبھی مباح یا مستحب کا انکار بھی کفر ہوتا ہے۔

(۲) (شان نزول) اسلام میں اولاً رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے صحبت حرام تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے یہ فعل واقع ہو گیا۔ مقدمہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش ہوا اس پر یہ آیت اتری اس سے یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی خطاء چھوٹوں کیلئے عطا کا ذریعہ ہوتی ہے، عالم کا

ظہورآدم علیہ السلام کے گندم کھانے کے صدقے سے ہے۔ ہماری اطاعتوں سے ان کی خطائیں افضل ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں خیانت سے مراد غلطی، لغزش، خطا ہے۔ نہ وہ جو گناہِ کبیرہ ہے، جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کی خطا کو قرآنِ مجید میں ظلم فرمایا گیا۔

(۳) اس سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ رب عزوجل نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی گزشتہ غلطی کو معاف فرمادیا کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہ فرمایا، یہ ان کی خصوصیت ہے۔ دوسرا یہ کہ اب جو کوئی ان بزرگوں کی اس لغزش کو برائی سے یاد کرے وہ سخت مجرم ہے، رب عزوجل معافی کا اعلان کرچکا تو تم بگڑنے والے کون۔ (تفسیر نورالعرفان)

﴿19﴾ مرتد کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (پ۲، البقرۃ: ۲۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا(۱) دنیا میں اور آخرت میں (۲) اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

تفسیر:

(۱) معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اگر کوئی حاجی مرتد ہو جائے پھر ایمان لائے تو دوبارہ حج کرے پہلا حج ختم ہو چکا۔ اسی طرح زمانۂ ارتداد میں جو نیکیاں کیں وہ قبول نہیں۔ کافر اصلی کی نیکیاں بعدِ قبولِ اسلام قابل ثواب ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مرتد کی توبہ قبول ہے۔ اگر چہ وہ اصلی کافر سے سخت تر ہے۔

(۲) مرتد کے اعمال دنیا میں تو اس طرح برباد ہوتے ہیں کہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے وہ اپنے کسی رشتے دار کی میراث نہیں پاتا، اس کا مال غنیمت بنایا جاسکتا ہے اس کے قتل کا حکم ہے، اس کے ساتھ محبت کے سارے تعلقات حرام ہو

جاتے ہیں۔اس کی کسی طرح کی مدد کرنا جائز نہیں اور آخرت میں اس طرح برباد ہوتے ہیں کہ ان کی کوئی جزا نہیں۔معلوم ہوا کہ خاتمے کا اعتبار ہے۔اللہ عزوجل تمام مسلمانوں کو خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔آمین

(تفسیر نور العرفان)

﴿20﴾ شکر کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۠ (پ۲، البقرۃ:۱۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان:

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا(۱) اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو(۲)۔

تفسیر:

(۱) یعنی مجھے زبان سے دل سے، اعضاء سے یاد کرو۔ لہٰذا اس میں تمام عبادات آگئیں پھر تم مجھے اپنی زندگی میں یاد کرو میں تمہیں بعدِ موت (یعنی تمہاری موت کے بعد) یاد کروں گا کہ دنیا تم پر فدا ہوگی۔ جیسا اولیاء اللہ کی قبور پر رونق دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے، یا تم مجھے گناہ کر کے توبہ سے یاد کرو میں تمہیں مغفرت سے یاد کروں گا۔ تم مجھے خلوت یا جلوت میں یاد کرو میں تمہیں اسی طرح یاد کروں گا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے غرضیکہ یہ آیت بہت جامع ہے۔

(۲) جب کفر شکر کے مقابل ہو تو اس کا معنی ناشکری ہے اور جب اسلام یا ایمان کے مقابل ہو تو اس کے معنی بے ایمانی ہے۔ یہاں ناشکری مراد ہے۔

(تفسیر نور العرفان)

﴿21﴾ کامیابی کا راز

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ (پ۱۸، المؤمنون: ۱تا۶)

ترجمۂ کنز الایمان:

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے (۱) جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں (۲) اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے (۳) اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں (۴) اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۵) مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں (۶) کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

تفسیر:

(۱) اس طرح کہ جنت اور وہاں کی نعمتوں کے مستحق ہوئے۔ دیدارِ الٰہی کے حق دار بنے، یا دنیا میں مقبول الدعاء ہوئے اور ان کی زندگی کامیاب ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ایمان اور تقویٰ دونوں جہان کی کامیابیوں کا ذریعہ ہے۔ اس سے دعائیں قبول

،آفات دور، مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔رب فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا الخ

(۲) اس طرح کہ نماز کی حالت میں ان کے دلوں میں رب کا خوف، اعضاء میں سکون ہوتا ہے، نظر اپنے مقام پر قائم ہوتی ہے، نماز میں عبث کام نہیں کرتے۔ دھیان نماز میں رہتا ہے، نماز قائم کرنے کے یہ ہی معنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔

(۳) یعنی ایسا کام نہیں کرتے جس میں دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو، خیال رہے کہ مضر کام باطل ہے اور بے فائدہ کام لغو، تقویٰ کے لئے ان دونوں سے بچے۔

(۴) یعنی ہمیشہ زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔

(۵) اس طرح کہ زنا اور لوازم زنا سے بچتے ہیں حتّٰی کہ غیر کا ستر دیکھتے نہیں۔

(۶) اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن اپنی شرعی لونڈی سے صحبت کرسکتا ہے۔ مگر مولاۃ عورت اپنے غلام سے صحبت نہیں کرا سکتی۔

﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽

﴿22﴾ کراماتِ اولیاء

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ O (پ۳، اٰل عمرٰن:۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان:

جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں، وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے (۱)۔

تفسیر:

(۱) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کرامت ولی برحق ہے، کیونکہ حضرت مریم کو بے موسم غیبی پھل ملنا ان کی کرامت تھی۔ دوسرے یہ کہ بعض بندے مادرزاد ولی ہوتے ہیں، ولایت عمل پر موقوف نہیں۔ دیکھو حضرت مریم لڑکپن میں ولیہ تھیں، تیسرے یہ کہ ولی کو اللہ تعالیٰ علم لدنی اور عقل کامل عطا فرماتا ہے کہ حضرت مریم نے حضرت زکریا علیہ السلام کے سوال کا جواب ایسا ایمان افروز دیا کہ سبحان اللہ، چوتھے یہ کہ بعض اللہ والوں کے لئے جنتی میوے آئے ہیں۔ حضرت مریم کو یہ پھل جنت سے ملتے تھے۔ پانچویں یہ کہ حضرت مریم کی پرورش جنتی میووں سے ہوئی نہ کہ ماں کے

دودھ یا دنیاوی غذاؤں سے (خزائن العرفان) کیونکہ والدہ محترمہ تو ان کے پیدا ہوتے ہی احبار کے سپرد کرگئی تھیں، اور ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے لئے کوئی دائی مقرر کی گئی ہو۔

(تفسیر نور العرفان)

﴿23﴾ ایصالِ ثواب کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۠ (پ۱۱، التوبۃ: ۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو(۱) اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (۲) اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں (۳) ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کریگا (۴) بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر:

(۱) اس آیت میں یا تو قبیلہ مزنیہ والے مراد ہیں، یا اسلم و غفار اور جہینہ کے لوگ، اس سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ کا کرم شاملِ حال ہو تو دور والے فیض پا لیتے ہیں، ورنہ نزدیک والے بھی محروم رہتے ہیں۔ ابوجہل مکہ میں رہ کر کافر رہا اور یہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے دور رہتے ہوئے بھی مومن، متقی، پرہیزگار ہوئے سبحان اللہ وہاں قربِ روحانی قبول ہے۔

(۲) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ اور قیامت کا ماننے والا

وہی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے کیونکہ دوسرے گنوار بھی اللہ تعالیٰ اور قیامت کو مانتے تھے مگر انہیں منکرین میں شامل کیا گیا۔ دوسرے یہ کہ تمام اعمال پر ایمان مقدم ہے، ایمان جڑ ہے اور نیک اعمال شاخیں۔ خیال رہے کہ اللہ اور قیامت کے ایمان میں تمام ایمانیات داخل ہیں۔ لٰہذا قیامت، جنت، دوزخ، حشر، نشر سب ہی پر ایمان ضروری ہے جیسے ہم کہتے ہیں نماز میں الحمد پڑھنا ضروری ہے یعنی پوری سورۂ فاتحہ۔

(۳) اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی کی نیت کرنی شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے رب فرماتا ہے: وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (پ۱۱، التوبہ:۶۲) صحابہ صدقات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا کی نیت کرتے تھے۔ اس میں ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا ثبوت ہے یعنی نیک عمل پر عرض کرنی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے متعلق دعا فرمائیں کہ مولیٰ قبول فرما کر ان لوگوں کو ثواب دے۔ فاتحہ میں یہی کہا جاتا ہے کہ اس صدقے وغیرہ کا ثواب فلاں کو دے۔ اب بھی چاہیے کہ صدقہ لینے والا دینے والے کو دعا خیر دے۔

(۴) اس آیت میں ان کے صدقات کی قبولیت کی خبر ہے۔ معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان صحابہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ ان کی نیکیوں کی رسید عرش اعظم سے آچکی ہماری کسی نیکی کی قبولیت کی خبر نہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿24﴾ پردے کی اہمیت

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ O (پ۱۸، النور:۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان:

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ (۱) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (۲) یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے۔ (۳) بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

تفسیر:

(۱) اس طرح کہ جن چیزوں کا دیکھنا جائز نہیں انہیں نہ دیکھیں خیال رہے کہ امرد لڑکے کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اسی طرح اجنبیہ کا بدن دیکھنا حرام۔ البتہ طبیب مرض کی جگہ کو اور جس عورت سے نکاح کرنا ہو اسے چھپ کر دیکھنا جائز ہے۔

(۲) اس طرح کہ زنا اور زنا کے اسباب سے بچیں کہ سوا اپنی زوجہ اور مملوکہ لونڈی کے کسی پر ستر ظاہر نہ ہونے دیں۔

(۳) یعنی نیچی نگاہ رکھنا اسبابِ زنا سے بچنا تہمت کے مقام سے بھاگنا بہت بہتر ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

﷽

﴿25﴾ ضرورت حدیث

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ۲۸، الحشر: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو(۱) اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو(۲) بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

تفسیر:

(۱) غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع ہر امر میں واجب ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت نہ کرو ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ (خزائن العرفان)

﴿26﴾ غصہ پینا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ﴿ (پ۴،اٰل عمران:۱۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے (۱) اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں (۲)۔

تفسیر:

(۱) خیال رہے کہ معافی اور درگزر اپنے حقوق میں کی جاسکتی ہے اللہ عزوجل کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مجرم کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ مرتد کو قتل کیا جائے گا اور چور کے ضرور ہاتھ کٹیں گے۔ اس آیت کا یہی مقصد ہے۔

(۲) فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ احسان کے عوض احسان کرنا بدلہ ہے اور برائی کے عوض برائی کرنا مجازات اور سزا ہے۔ برائی کے عوض بھلائی کرنا کرم وجود ہے اور بھلائی کے عوض برائی کرنا خباثت ہے۔ اس آیت میں کرم وجود کا ذکر ہے انہیں محسن فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان)

27 حرمت شراب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْہِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُہُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِہِمَا ؕ (پ۲،البقرۃ:۲۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان:

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں (۱) تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی (۲) اور ان کا گناہ انکے نفع سے بڑا ہے (۳)۔

تفسیر:

(۱) جوئے کو میسر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہارنے والے کا مال آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جس چیز میں مال کا جانا آنا شرطِ غیر معلوم پر موقوف ہو تو وہ جوا ہے لہٰذا اس معنی کی معمہ بازی خالص جوا ہے۔ اسی طرح سٹہ اور وہ تجارتیں جن میں مالی ہار جیت ہے سب حرام ہیں۔ ایسے ہی تاش، شطرنج وغیرہ۔

(۲) کہ کفار ان کے ذریعے سے کچھ روپیہ کما لیتے ہیں۔

(۳) اس میں اشارۃً دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ یہ آیت شراب کے حرام ہونے کے بعد نازل ہوئی ورنہ اسے گناہ نہ کہا جاتا۔ دوسرا یہ کہ شراب نوشی کا کبیرہ گناہ ہونا اضافی یعنی نفع سے گناہ زیادہ ورنہ شراب نوشی و جوا گناہِ صغیرہ ہے جو ہمیشگی سے کبیرہ بن جاتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿28﴾ بری صحبت سے بچنے کا حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ (پ۷، الانعام:۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے (۱) تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (۲)

تفسیر:

(۱) یعنی اگر بھول کر تم کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ پھر نہ ٹھہرو۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ بری صحبت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ برا یار برے سانپ سے بدتر ہے کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

﴿29﴾ بُرے نام لینے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (پ۲۶، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو (۱) کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا (۲) اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (۳)

تفسیر:

(۱) اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ مسلمان کو گدھا، کتا، سور وغیرہ نہ کہو۔ دوسرا یہ کہ جس گنہگار نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہو پھر اسے اس گناہ کا طعنہ نہ دو۔ تیسرا یہ کہ مسلمان کو ایسے لقب سے نہ پکارو جو اسے ناگوار ہو اگرچہ وہ عیب اس میں موجود ہو۔ او کانے، او ٹینی، او لنگڑے، اندھے کہہ کر نہ پکارو اگرچہ یہ بیماریاں اس میں ہوں۔ چوتھا یہ کہ جو لقب نام کی طرح بن گئے ہوں کہ اب اسے تکلیف نہ ہوتی ہو تو ان القاب سے پکارنا منع نہیں۔ جیسے اعمش اعرج وغیرہ (تفسیر نور العرفان)

(۲) یعنی ایسی حرکتیں فسق ہیں تم مسلمان ہو کر فاسق کیوں بنتے ہو ان سب حرکتوں سے علیحدہ رہو۔

(۳) اس سے وہ فرقہ عبرت پکڑے جو صحابہ کرام کو گالیاں دینا بہترین

عبادت سمجھتا ہے جس کا عقیدہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک گالی دینا اسی 80 برس کی خالص عبادت سے افضل ہے۔ یہ لوگ اس آیت کے حکم سے ظالم ہیں۔
(تفسیر نور العرفان)

﴿30﴾ کفار سے قطع تعلق کا حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ○ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان:

اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب (۱) جو اس سے کر چکا تھا (۲) پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے (۳) اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) (۴) بیشک ابراہیم بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے (۵)۔

تفسیر:

(۱) شانِ نزول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے، آپ نے اسے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے مشرک چچا کے لئے بخشش کی دعا کی تھی سَاَسْتَغْفِرُلَكَ رَبِّیْ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔

(۲) یعنی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے دعائے مغفرت کا وعدہ فرمایا تھا اور یہ وعدہ اس کی ممانعت سے پہلے ہو چکا تھا۔ بعد میں مشرکین کے لئے دعا مغفرت سے منع فرمایا گیا۔ یا ان کے چچا نے ایمان کا وعدہ کیا تو آپ نے دعا کا وعدہ

کیا۔اس نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔آپ نے پورا فرمایا۔

(۳) یا اس طرح کہ آپ پر وحی آ گئی کہ آزر کا خاتمہ کفر پر ہوگا یا اس طرح کہ وہ کفر پر فوت ہو گیا۔تو آپ نے اس کے لئے دعائے مغفرت فرمانی بند کر دی۔

(۴) اس طرح کہ دعائے مغفرت ترک فرما دی اور دل سے متنفر ہو گئے معلوم ہوا کہ کافر سے نفرت چاہئے اگرچہ وہ اپنا قریبی رشتہ دار ہو۔

(۵) معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام مظہرِ جمال ہیں کہ دشمن پر بھی سختی نہیں فرماتے۔حضرت نوح علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام مظہرِ جلال ہیں۔

(تفسیر نور العرفان)

مدنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اِن شآءاللہ عزوجل! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

جوشیلا مبلغ:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 812 پر لکھتے ہیں:

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں **12** دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا، اس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشِش کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صرف **2** دن ساتھ رہنے کیلئے تیاّر ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوگئے ۔ صرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ گھر کے بااثر فرد تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تقریباً سبھی نے نَماز پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی نیکی کی دعوت پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V.** کی تباہ کاریاں بتا کر اسے گھر سے نکالا دینے کا ذِہن دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باہمی رِضامندی سے گھر سے **T.V.** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے اچانک انہیں کرنٹ لگا اور اُسی وقت انہوں نے دم توڑ دیا گھر والوں کا کہنا ہے کہ ہم نے واضح طور پر سُنا کہ بوقتِ وفات اُن کی زَبان پر کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جاری تھا۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

(فیضانِ سنّت، باب پیٹ کا قفل مدینہ، ج ۱، ص ۸۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ:

مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجّب ۱۴۲۶ھ کی ایک

شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی ۔لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عزَّوَجلَّ اُس کی مغفِرت فرما دیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱،ص ۱۱۳۵)

یاربِّ مصطَفٰے عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرما اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

ازامامِ اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمُ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93) (۱۹) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۰) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۱) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۲) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۳) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۴) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۵) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۶) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۷) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۸) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۲۹) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۰) فیضانِ احیاءالعلوم (کل صفحات:325) (۳۱) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۲) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50) (۳۳) تحقیقات (کل صفحات:142)
(۳۴) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) (۳۵) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۶) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) (۳۷) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
(۳۸) قبر کھل گئی (کل صفحات:48) (۳۹) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۰) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32) (۴۱ تا ۴۷) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
(۴۸) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24) (۴۹) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۰) تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100) (۵۱) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۲) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
(۵۳) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68) (۵۴) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
(۵۵) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) (۵۶) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۷) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

شعبہ تراجمِ کتب

(۵۸) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)
(۵۹) شاہراہِ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)
(۶۰) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۱) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
(۶۲) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۶۳) الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

شعبہ درسی کتب

(۶۴) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45) (۶۵) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۶۶) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175) (۶۷) اربعین النوویہ (کل صفحات:121)
(۶۸) نصاب التجوید (کل صفحات:79) (۶۹) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۷۰) وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو

شعبہ تخریج

(۷۱) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:206) (۷۲) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۷۳ تا ۷۷) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۷۸) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۷۹) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) (۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

سنت کی بہاریں
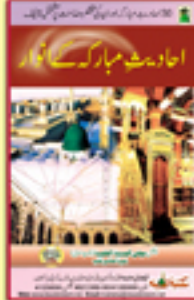
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045
حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211
لاہور: دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625
راولپنڈی: اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
آزاد کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ 058610-82772